ودود

والقیت علیک محبۃ منی

محبّت

• محبت کا راز
• محبّت کا حصول
• محبت کی لذّت
• محبّت و نفرت کا تلازم

از افادات :

قطب الاقطاب حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ :

حضرت صوفی محمد اقبال مہاجر مدنی قدس سرہ و رحمۃ اللہ علیہ

خلیفۂ اجل قطب الاقطاب حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا

صاحب قدس سرہ رحمۃ اللہ علیہ

"ارشاد گرامی"

امام العصر، برکۃ الدہر، عالم ربّانی، عارف باللہ، ولی کامل، شیخ الوقت،
شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب دامت برکاتہ،

باسمہٖ سبحانہٗ

نحمدہ ونصلّی علٰی رسولہ الکریم

اما بعد! اِس ناکارہ نے صوفی اقبال صاحب کا رسالہ سُنا، ماشاء اللہ تعالیٰ بہت اونچے مضامین کو بہت آسان طریقہ سے سمجھایا ہے، باتیں تو بہت اہم اور کارآمد ہیں بشرطیکہ لوگوں کو اُس پر عمل کی توفیق ہو اور اللہ جل شانہٗ سے محبّت کا ذریعہ بنے، اِس ناکارہ کے متعلق جو اس رسالہ میں لکھا وہ پسند نہیں آیا اُس کو حذف کردیں تو اچھا ہے اللہ تعالیٰ لکھنے والے اور پڑھنے والوں کو اپنی ذات عالی کیساتھ عشق حقیقی نصیب فرماتے اور اپنے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی سچی محبّت اور اتباع نصیب فرمائے۔

فقط

حضرت شیخ الحدیث صاحب. زاد مجدہم

بقلم حبیبُ اللہ

۲۶ رجمادی الثانیہ ۱۳۹۵ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم الذی ھو بالمومنین رؤف الرحیم

وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰه

محبت کا شیریں تذکرہ فخرِ عالم سید الکونین حبیب رب العالمین صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ لبقدر حسنہٖ وجمالہٖ کے اقدامِ عالیہ میں بیٹھ کر لکھنا شروع کرتا ہوں، حق تعالیٰ شانہٗ اپنے لطف وکرم سے اور اپنے محبوب کے وسیلہ سے بندہ کو اور ناظرین کو اپنی اور اپنے پاک رسول کی محبت و رضا عطا فرمائیں،

محبّت ایک وجدانی کیفیت ہے اس کی حقیقت ادا کرنے سے انسانی دنیا کے الفاظ قاصر ہیں، لیکن اس کا مادّہ فطری طور پر ہر شخص میں موجود ہے ؎

ازل سے حسن پرستی لکھی تھی قسمت میں
مرا مزاج لڑکپن سے عاشقانہ تھا

پیدا ہوتے تو ہاتھ جگر پر دھرے ہوتے
واللہ ہم ہیں کب سے کسی پر مرے ہوتے،

مری طفلی میں نشانِ عشق بازی آشکارا تھی
اگر بچپن میں کھیلا کھیل تو آنکھیں لڑانے کا

شاہد بزم ازل نے اِک نگاہ ناز سے
عشق کو اس انجمن میں مسند آرا کر دیا

محبّت کا ابتدائی درجہ میلان ہے

محبت کے ابتدائی درجہ کا ادراک ہر شخص کو حاصل ہے جس کو میلان کہتے ہیں اور اعلیٰ درجہ جس کو عشق کہتے ہیں اس کا ظہور کسی کسی میں ہوتا ہے۔

محبّت کا ثبوت

مگر یہ دولت ہر انسان کی فطرت میں چھپی ہوتی ہے کیونکہ جب ہم محبت والوں کے قصے پڑھتے ہیں تو دِل میں ایک گدگدی سی اُٹھتی ہے ؎

شاید اسی کا نام محبت ہے شیفتہ
اِک آگ سی ہے سینہ کے اندر لگی ہوئی

یہ صرف اس لیے ہوتا ہے کہ ہمارے دلوں میں بھی محبت کا مادہ موجود ہے کیونکہ ہر جنس اپنے ہم جنس کی طرف کشش اور میلان رکھتی ہے البتہ اس جوہر کے ظہور کے مراتب بھی غیر متناہی اور اس کے ظاہر ہونے کے مواقع یعنی جہاں یہ دولت سرسبز ہو کر ظاہر ہوتی ہے ان کے مراتب بھی غیر متناہی ہیں لہٰذا محبت کا جو درجہ اور محبوب کا جو مرتبہ ہوگا اسی کے مطابق محبت کے اثرات مرتب اور ثمرات ظاہر ہوں گے۔

محبّت کا گھٹیا درجہ

بعض لوگوں نے محبت کے اس جذبہ کو دنیا کی بیشمار مختلف چیزوں سے وابستہ کر رکھا ہے، اِس طرح اس کی طاقت بکھر جانے کی وجہ سے اِس جذبہ کا کوئی نمایاں اثر ظاہر نہیں ہوتا۔ چنانچہ جن لوگوں نے دنیا کی پُرکشش چیزوں میں سے کِسی ایک چیز سے اس جذبہ کو وابستہ کیا تو اس سلسلہ کی ان کو نمایاں ترقیاں حاصل ہوتی ہیں لیکن